REGD No. L-5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۱۴ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۹/۱۴ ۱۲ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش ۱۲ فروری ۱۹۶۰ء نمبر ۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۱ فروری بوقت پونے گیارہ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو نقرس کے درد کی شکایت رہی۔ لیکن پرسوں کی نسبت درد میں کمی تھی۔ رات نیند دیر سے آئی۔ اس وقت بھی درد ہے لیکن طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم ناظم صاحب تعلیم وقف جدید کا دورۂ مشرقی بنگال

— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید مکرم مولوی محمد صاحب انسپکٹر وقف جدید حلقہ مشرقی پاکستان اور احباب جماعت مشرقی پاکستان کی دعوت پر وہاں کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور مراکز وقف جدید مشرقی پاکستان کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کے اس دورہ کو وقف جدید کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ بابرکت فرمائے۔ آمین

خاکسار:- ناظم مال وقف جدید

امریکہ میں اناج کی پیداوار بیس سال پہلے کی نسبت دُگنی ہو گئی ہے

فی ایکڑ پیداوار بڑھ جانے اور محنت ایک چوتھائی رہ جانے کا اندازہ

واشنگٹن ۱۱ فروری۔ صدر آئزن ہاور نے کانگرس پر زور دیا ہے۔ کہ وہ ایسے نئے قوانین وضع کرے جن سے زرعی کنٹرولوں میں تخفیف ہو۔ ملکی اور غیر ملکی مارکیٹوں کی حفاظت ہو۔ اور زرعی اجناس کے موجودہ فاضل ذخائر کم ہو جائیں۔ صدر نے اپنے پیغام میں کہا ہے۔ میں نے دانستہ خاص تجاویز پیش کرنے سے اجتناب کیا ہے۔ تاکہ کانگرس کو خود یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے تعمیری کارروائی کرنے کا موقعہ ملے۔ تاہم نئے قوانین میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ (۱) اندرون ملک میں قیمتوں میں ایسا رد و بدل کیا جائے جس سے کاشتکاروں پر پابندیاں کم ہو جائیں (۲) پیداوار کی ایسی حدیں مقرر کی جائیں جو بہت اونچی نہ ہوں۔ تاکہ پیداوار ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔ اور ملکی اور غیر ملکی منڈیوں کو نقصان نہ پہونچے۔ (۳) ایسے پروگراموں سے گریز کیا جائے۔ جو ہمارے غیر ملکی دوستوں کے لئے پریشانی کا موجب ہوں۔

صدر نے لکھا ہے کہ خوراک برائے امن پروگرام نے خاصی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اپنے حالیہ غیر ملکی دورہ میں مجھے ان مساعی کے ٹھوس نتائج اور اس انسانیت نواز پروگرام کی ضرورت اور اسے ترقی دینے کے مواقع کا مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ پروگرام صدر آئزن ہاور کی سفارش پر گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا۔ جس کا مقصد امریکی فاضل پیداوار کو بھوک کے خلاف عالمگیر جدوجہد میں استعمال کرنا ہے۔

صدر نے کانگرس کو مطلع کیا ہے کہ وزیر زراعت عنقریب ایک نیا افسر مقرر کریں گے۔ جس کا واحد مقصد زرعی اجناس کے تعمیری استعمال کی صورتیں تلاش کرنا ہوگا۔

صدر نے تجزیہ کیا ہے کہ پیداوار کو گھٹانے کے لئے محفوظ رقبہ کو ۹ کروڑ ایکڑ تک بڑھا دیا جائے۔ امریکہ میں فاضل پیداوار ایک ٹیکنیکل انقلاب کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے کئی علاقوں میں پیداوار دوگنی ہو گئی ہے۔

گندم کا راشن ۱۶ اپریل کی بجائے یکم مئی سے ختم کیا جائیگا

راولپنڈی ۱۱ فروری۔ صدارتی کابینہ نے جنرل یحییٰ کے زیر صدارت کل صبح یہ فیصلہ کیا کہ گندم کا راشن ۱۶ اپریل کی بجائے یکم مئی سے ختم کیا جائے۔ یہ فیصلہ اس حقیقت کے پیش نظر کیا گیا کہ غذائی فصل دیر سے منڈی میں پہونچتی ہے یاد رہے۔ اس سے پہلے سابق وزیر خوراک مسٹر حفیظ الرحمٰن نے ۲۴ دسمبر کو یہ اعلان کیا تھا کہ مغربی پاکستان میں راشن ۱۶ اپریل سے ہٹایا جائے گا۔ اور یکم اپریل سے گندم کی نقل و حمل پر پابندیاں ختم کر دی جائیں گی۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کا سالانہ انگریزی مباحثہ

کراچی، لاہور، راولپنڈی اور ملتان کے نامور کالجوں کی شرکت

ربوہ ۱۱ فروری۔ کل شام تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کالج ہال میں یونین کا چھٹا آل پاکستان انٹر کالجیئٹ انگریزی مباحثہ اپنی شاندار روایتوں کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں کراچی لاہور، راولپنڈی، ملتان، آزاد کشمیر اور سرگودھا کے متعدد نامور کالجوں کے بیس کے قریب مقرروں نے حصہ لیا۔ موضوع بحث تھا "تعلیم کا عام ہونا دنیا میں بے اطمینانی کے فروغ کا باعث ہے" ایوان نے بھاری اکثریت سے قرارداد مسترد کر دی۔ اور اس طرح اس امر کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا کہ تعلیم کا عام ہونا دنیا میں بے اطمینانی کے فروغ کا باعث نہیں ہے۔ اس مباحثہ میں ٹرافی پنجاب یونیورسٹی نے جیتی اور یوسف جمال لاء کالج کراچی، جعفر مسلومی تعلیم الاسلام کالج ربوہ، جاوید شیخ پنجاب یونیورسٹی اور ابو سعید اصلاحی گورنمنٹ کالج راولپنڈی علی الترتیب اول، دوم، سوم اور چہارم پوزیشن کے حامل قرار پائے۔ چونکہ تعلیم الاسلام کالج کے مقررین انعامات کے لئے نہیں بلکہ صرف پوزیشن کے لئے مباحثہ میں شریک ہوئے تھے اس لئے یوسف جمال جاوید شیخ اور ابو سعید اصلاحی کو اول، دوم (باقی پر صفحہ ۸)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۲ فروری ۶۰ء

اِسلام کا نفاذ

ہمارا لاہوری معاصر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی راولپنڈی والی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید رقمطراز ہے کہ :-

آج دنیا میں جن قوموں کو امامت کا مقام حاصل ہے اور امن ہو یا جنگ۔ معاش ہو یا سیاست یا کوئی دوسرا مسئلہ اس کو وہی قومیں حل کرتی ہیں وہ اسلام کی خوبیوں کا ممکن ہے اعتراف کر لیں مگر وہ اسلام کا نسخہ استعمال نہیں کر سکتیں اس نسخے کو تو مسلمان تو میں ہی استعمال کر سکتی ہیں۔ مگر مسلمان اقوام کا یہ حال ہے کہ وہ اسلام کی خوبیاں برکات اور محاسن گنوانے میں تو شاید عہد سلف اور قرنِ اول کے مسلمانوں سے بھی آگے ہوں مگر اسلام کو اپنی زندگی کا نظام بنانے کے لئے تیار نہیں۔ زندگی کا نظام وہ بھی غیر مسلم اقوام ہی سے لیتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اس کے بعد اسلام محض ایک فلسفہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ زندگی کے مسائل کو حل کرنے کا اختیار حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے حق میں تقریریں تو ہو سکتی ہیں مگر اس سے کام نہیں لیا جا سکتا۔ امن عالم کے قیام کی خدمت کا صحیح راستہ یہ ہے کہ کسی ایک خطۂ زمین میں اسلام اپنی پوری تفصیلات کے ساتھ نافذ ہو اور وہ عملاً دنیا کے سامنے اپنی انقلاب آفرینیوں کا مظاہرہ کر دے۔ غیر مسلموں کے سامنے جب کبھی اسلام کی انقلاب آفرینی کا تذکرہ کیا جاتا ہے اِن کے دل میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اسلام ایسا ہی انقلاب آفرین ہے تو مسلمان قومیں اِس سے فیض حاصل کرنے میں کیوں پس و پیش کرتی ہیں"

اس تبصرہ میں معاصر نے دانستہ یا نادانستہ انتہائے مایوسی کا اظہار کیا ہے معاصر کی رائے میں نہ تو مغربی اقوام اسلام کا نسخہ استعمال کر سکتی ہیں اور نہ عملاً موجودہ حالات میں مسلمان کر سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی اس وقت مغربی اقوام ہی کا تتبع کر رہے ہیں۔ اس لئے معاصر نے جو علاج خود تجویز کیا ہے وہ خود بخود غلط ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تیسری کوئی قوم معاصر نے نہیں بتائی جو ایک ملک میں نظام اسلام برپا کر کے اس کو دنیا کے سامنے بطور نمونہ پیش کرے لہذا یہ ایک محض قنوطی تبصرہ ہے۔ اور اسلام کی تجدید و احیاء کو اس تبصرہ سے کوئی تقویت نہیں پہنچ سکتی۔

جو علاج معاصر نے بتایا ہے اس کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسی کہ اس مشہور ضرب المثل میں بیان کی گئی ہے کہ نہ نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی۔ نہ کوئی ایسا خطہ زمین مل سکتا ہے جہاں اسلام کو اسکے رہنے والے پوری تفصیلات کے ساتھ موجودہ دنیاوی حالات میں نافذ کریں گے اور نہ وہ باقی دنیا کے لئے نمونہ بن سکیں گے۔ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی ملک میں واقعی اسلام اپنی پوری تفصیلات کے ساتھ نافذ ہو جائے جیسا کہ آنحضرت صلعم نے عرب میں نافذ کیا تھا لیکن ہم اس مثال کو پیش کرتے ہوئے یہ بھول جاتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے جو کچھ کیا تھا وہ محض آرزوؤں کی بناء پر نہیں کیا تھا اور نہ کوئی انہوں نے عقلی تدابیر اور تجاویز چلائی تھیں بلکہ آپ کی معجزہ نمائی آپ کی رسالت کی وجہ سے تھی۔ آپ کو اللہ تعالے نے اس کام کے لئے مامور فرمایا تھا۔ اور آپ کے وجود میں ایسی طاقتیں ودیعت فرمائی تھیں کہ آپ نے اسلام کی الکتاب کو اپنے عمل میں نمایاں کر دیا تھا اور آپ کی مرسلانہ روشنی سے اس زمانہ کی سعید روحوں کے چراغ بھی جل اٹھے تھے۔ اور ایک نہایت طاقتور روحانی برقی رو چاروں اطراف میں دوڑ گئی تھی۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے آج دنیا کی وہ حالت ہو گئی ہے جس کا ذکر معاصر نے محولہ بالا اپنے تبصرہ میں فرمایا ہے اور اگرچہ معاصر نے سخت قنوطیت کا مظاہرہ کیا ہے اور ہم معاصر سے اس بات میں قطعاً متفق نہیں کہ یورپین اقوام اسلام کا نسخہ استعمال نہیں کر سکتیں اور نہ ہم مسلمان اقوام سے ناامید ہیں جس کی وجوہات ہم ابھی بیان کریں گے تاہم آج دنیا کی جس حالت کا ذکر معاصر نے کیا ہے وہ درست ہے مغربی اقوام مادہ پرستی کے نشہ سے سرشار ہیں اور ان کی ترقیاں دیکھکر آج تمام اسلامی دُنیا بھی ان کی تقلید پر تلی ہوئی ہے اور اسلام کی یہ حالت ہے جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک فارسی شعر میں بیان کی ہے کہ ؎

بیکسے شد دینِ احمد، ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

جب دنیا کی یہ حالت ہے تو محض اس آرزو سے کہ کسی خطۂ زمین میں اسلام اپنی تفصیلات کے ساتھ نافذ ہو جائے اور وہ عملاً دنیا کے سامنے اپنی انقلاب آفرینیوں کا مظاہرہ کر دے موجودہ حالات میں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا سوا اسکے کہ اس طرح ممکن ہے بعض سعید روحوں کی توجہ دم بھر کے لئے اس طرف مبذول ہو جائے مگر بعد میں وہ پھر دنیا کی ہنگامہ آرائیوں میں گم ہو کر رہ جائے۔

تاہم ہم معاصر کی اس آرزو کو محض بیکار نہیں خیال کرتے اس سے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے بعض سعید روحیں ہوش میں آ جا سکتی ہیں اور وہ تلاش میں عزم جزم کے ساتھ کھڑی ہو سکتی ہیں اور جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ہماری تلاش میں جد و جہد کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں ایسی سعید روحیں اللہ تعالے کے مقررہ پروگرام کی طرف جو اس نے تجدید و احیائے دین کے لئے مقرر کیا ہے رجوع کریں اور جوئندہ یابندہ کے مصداق ان الٰہی راستوں کو پا کر ان پر چلنے لگیں۔

ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ اللہ تعالے ہی ایسے حالات میں اپنے مقررہ پروگرام یا اسلامی اصطلاح میں اپنی سنت کے مطابق یہ انقلاب رونما کر سکتا ہے اور ہمارا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ ایسا انقلاب شروع ہو چکا ہے اور اگرچہ ایسا انقلاب لانے کے لئے مسلمان اقوام ہی زیادہ کارآمد ہو سکتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ کہا گیا ہے آخر زمانہ میں مغرب سے آفتاب ابھرے گا ہم یورپین اقوام کو اس انقلاب سے الگ نہیں رکھ سکتے بلکہ بہت اغلب ہے کہ مغرب ہی اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا مظہر بن جائے۔ اور ہمیں یقین ہے جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے واضح ہوتا ہے مغرب کی موجودہ فلسفیانہ اور سائنسی ترقیوں کو جلد یا بدیر اسلام ضرور فتح کرے گا۔

انصار اللہ کیلئے تحریک وقف ایام

(از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ مرکزیہ نے سالِ رواں کے پروگرام میں یہ امر شامل کیا ہے کہ اپنے تمام اراکین کو تحریک کی جائے کہ وہ سال میں ایک ہفتہ اصلاح و ارشاد کے لئے وقف کریں۔ ہماری ملی حیات و بقا کے لئے ضروری ہے کہ اپنی گوناگوں دینی و دنیاوی مصروفیات کے ساتھ ساتھ کچھ وقت اصلاح و ارشاد کیلئے دیں۔ خدا کی مخلوق کو اس کی راہ کی طرف دعوت دیں لیکن یہ بھی کافی نہیں ہمیں چاہیئے کہ کچھ وقت کلیتہً اس کارِ خیر کیلئے وقف کر دیں اور پوری یکسوئی اور انہماک سے اس جدوجہد میں مصروف ہو۔ پس انصار اللہ مرکزیہ اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنے تمام اراکین سے توقع رکھتی ہے کہ وہ سال رواں میں کم از کم ایک ہفتہ اس فرض کے لئے وقف فرمائیں گے۔ جملہ زعماء کرام انصار اللہ سے التماس ہے کہ وہ اس تحریک کو اپنے احباب کے سامنے پیش کریں اور وقف کنندگان کی قائد اصلاح و ارشاد کو تفصیل بھجواتے ہوئے یہ بھی تحریر فرما دیں کہ آپ نے مقامی طور پر اصلاح و ارشاد کی کیا سکیم بنائی ہے اور ان کی خدمات سے استفادہ کرنے کی آپ کی کیا تجویز ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

کامیاب پبلک جلسے - اخباری نمائندگان سے انٹرویو

ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ - متعدد افراد کا قبولِ اسلام

رپورٹ ہالینڈ مشن بابت اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۵۹ء

از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

مسجد ہالینڈ میں کامیاب جلسہ

مورخہ ۲ دسمبر کو ایک اور پبلک جلسہ کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا۔ جس میں انچارج ہالینڈ مشن مکرم برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے "اسلام" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ احباب کو انفرادی طور پر مدعو کرنے کے علاوہ اخبارات کو بھی خبر ارسال کی گئی۔ جسے ہیگ کے چار روزناموں نے شائع کیا۔

جلسہ کے روز بفضلہ تعالیٰ لوگ اس کثرت سے کارروائی سننے کے لئے آئے کہ میٹنگ ہال میں بیٹھنے کی جگہ نہ رہی لہذا انٹرنس ہال میں بھی کرسیاں بچھانا پڑیں۔ مگر اس کے باوجود کئی لوگوں کو کھڑے ہو کر بھی تقریر سننا پڑی۔ سب سے پہلے ہمارے ڈچ نومسلم (Mr. J. M Foundtey) نے چند ابتدائی تعارفی کلمات کہے اور مکرم انچارج صاحب مشن سے تقریر کے لئے درخواست کی چنانچہ جملہ سوالات کا جواب دیا گیا۔

اس موقعہ پر اسلامی تہذیب و تمدن پر مشتمل متحرک تصاویر دکھانے کا بھی خاص طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔ جس کا سارا انتظام متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارت خانہ کی طرف سے تھا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ عرب ممالک کے کلچر کے علاوہ پاکستان کے دریائے انڈس کے مناظر کو بھی حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اس طرح تین گھنٹہ کی کارروائی نہایت خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ کی رپورٹ ہیگ کے چوٹی کے روزناموں میں شائع ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں متعدد حضرات مزید معلومات کے لئے مشن ہاؤس آتے رہے۔ اور بعض نے خطوط اور ٹیلیفون کے ذریعہ اپنی دلچسپی اور خوشی کا اظہار کیا۔

مشن ہاؤس میں کانفرنس کا انعقاد

امسال کرسمس کے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشن ہاؤس میں ایک غیر معمولی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دو نمائندگان عالم اسلام اور عیسائیت کے نمائندگان نے حصہ لیا عیسائیت کی طرف سے پروفیسر ڈاکٹر سمتس Prof. Dr. J. Smits پیش ہوئے۔ آپ علوم شرقیہ و مذہبیہ کی مشہور عالم یونیورسٹی لائیڈن (Leiden) میں پڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ایک مدت سے بطور پادری کے بھی خدمات دینیہ سرانجام دیتے رہے ہیں۔

گزشتہ سال کے شروع میں آپ کا تعلق مشن کے ساتھ قائم ہوا تھا۔ ہماری متعدد کتب مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے اسلام کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اور خاص طور پر قرآن کریم کے دیباچہ کو کافی سراہا تھا۔ جس کا ذکر ہماری کسی گزشتہ رپورٹ میں آ چکا ہے۔ آپ اس عرصہ کے دوران اپنے زیر اثر طلبہ کے متعدد وفود کو اسلام اور احمدیت پر معلومات کے لئے مسجد ہیگ میں لاتے رہے اور بھری مجلس میں یہ ذکر کرتے رہے کہ احمدیہ مسلم مشن کے متعلق پیدا کردہ لٹریچر بہت جاندار اور مدلل و معقول ہے۔

ماہ نومبر کے شروع میں جب ہم نے کرسمس کے موقعہ پر ایک کانفرنس منعقد کرنے کا اظہار کیا۔ اور آپ سے بھی اس میں حصہ لینے کی درخواست کی۔ تو آپ نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میرے مطالعہ مذہب کا نچوڑ اسلامی نظریات سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے چنانچہ طرفین کی رضامندی کے ساتھ "مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش" موضوع تقاریر قرار پایا۔

ابھی کانفرنس کی تاریخ دور ہی تھی کہ چرچ کی طرف سے جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو ان کے پادری ہونے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ کیونکہ آپ کے متعلق یہ خیال کیا گیا کہ آپ اسلامی خیالات سے متاثر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۹ء کو ملک کے ایک مؤقر جریدہ Het Vaderland جس میں مکرم جناب انچارج صاحب مشن کا انٹرویو بھی ایک بڑی تصویر کے شائع ہوا۔ اس انٹرویو کے بالکل متصل جلی عنوان کے ساتھ یہ خبر بھی شائع ہوئی کہ پروفیسر صاحب موصوف کو پادری ہونے کے حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔

اس خبر کی اشاعت کے بعد ہمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ شائد اب پادری صاحب موصوف تقریر کرنے سے انکار کر دیں۔ مگر انہوں نے بڑی ہمت اور جرأت سے کام لیا۔ اور حقیقت کا اظہار کرنے سے نہ گھبرائے

مؤرخہ ۲۱ دسمبر کی شام جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ لوگ وقت سے پیشتر ہی آنا شروع ہو گئے اور اجلاس شروع ہونے تک ہمارے میٹنگ ہال میں جہاں کہ ہم نے پہلے ہی معمول سے زیادہ کرسیاں بچھائی تھیں کھڑے ہونے کے لئے بھی جگہ باقی نہ رہی۔ لہذا ہم نے جماعت کے ممبرات کی مدد سے باقی کرسیوں کو انٹرنس کے ہال میں بچھا دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی پُر ہو گئیں۔ اب بھی لوگوں کی آمد کا یہ عالم تھا کہ یہاں بھی کھڑا ہونے کی گنجائش نہ رہی۔ اب لوگوں نے ہال کی سیڑھیوں پر چڑھ کر بیٹھنا شروع کر دیا۔ جب وہ بھی اوپر تک بھر گئیں تو پھر جوتے اتارنے کے بعد مسجد کے کمرہ میں داخل ہونے لگے۔ غرض دونوں کمروں سے لے کر باہر کے دروازہ تک اس قدر بھیڑ تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ بعض اخباری نمائندے کچھ دیر سے پہنچے اور جگہ نہ پا کر واپس چلے گئے اور جملہ کارروائی کی رپورٹ ٹیلیفون کے ذریعہ حاصل کی۔ وقت مقررہ پر کارروائی شروع ہوئی ہمارے ڈچ نومسلم (Mr. F. Umdtan) نے چند تعارفی کلمات کے ساتھ جلسہ کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے قرآن پاک سے آیۃ الکرسی والے حصہ کی خاکسار نے تلاوت کی جس کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ بعد ازاں پادری صاحب موصوف کو مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے موضوع پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ آپ نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنے نظریات کو پیش فرمایا اور بائیبل کے متعدد حوالہ جات اور تاریخی دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ بائیبل کے گہرے مطالعہ سے مسیح علیہ السلام کی پیدائش خدا تعالیٰ کے ایک سچے فرستادہ اور محض ایک انسان کی پیدائش ثابت ہوتی ہے۔

اس تقریر کے اختتام پر برادرم حافظ صاحب نے مذکورہ بالا موضوع پر ایک تحقیقی اور فاضلانہ لیکچر دیا جسے بہت سے لوگوں نے سراہا اور قرآن کریم کے اسلوبِ بیان کی بہت تعریف کی

دوسری تقریر کے بعد سوالات کا وقفہ تھا۔ چنانچہ بہت سے سوالات کئے گئے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے بڑی سنجیدگی سے سب سوالات کا باری باری جواب دیا۔

سوالات و جوابات کے بعد ہمارے ایک ڈچ دوست (Mr. LICHTENBELD) جو مختلف ممالک اسلامیہ کی سیاحت کر چکے ہیں اور اس دوران میں بہت سی قدیم یادگار عمارتوں اور نادر آثار کی رنگین تصاویر بنا کر لائے ہیں نے مساجد کے مختلف [illegible]

تحریکِ وصیت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

"پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے بنیاد رکھی ہے۔ اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکا۔ تو وہ اس کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے۔ اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔ پس اے دوستو! دنیا کا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جاتا ہے وہی جیتتا ہے"

(نظام نو صفحہ ۱۱۲)

اسلامی تہذیب و تمدن پر سلائڈز دکھائیں۔ جملہ کارروائی رات کے قریباً بارہ بجے ختم ہوئی۔

مؤرخہ ۲۲ دسمبر کو پانچ کثیر الاشاعت روزناموں نے بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ جملہ کارروائی کی رپورٹ شائع کی۔ ہالینڈ ریڈیو سے بھی اس جلسہ کا تذکرہ نشر ہوا۔ جس سے جماعت کی تبلیغی [illegible] اور مسجد کا نام ملک میں دور دور تک پہنچا۔

مناظرہ واسنار

واسنار جو ہیگ سے قریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جو زیادہ تر رؤسا کی بڑی بڑی کوٹھیوں اور سبزہ زاروں پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں ہمارے ایک ڈچ نومسلم بھی رہتے ہیں جن کو احمدیت قبول کئے بفضلہ تعالیٰ اب ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے آپ کے مکان کے بالمقابل ایک کیتھولک چرچ ہے اور آپ خود بھی اسلام قبول کرنے سے قبل کیتھولک تھے۔ گذشتہ ایام میں ان کی اس چرچ کے ایک عالم جنہیں ان کی اصطلاح میں (Kaplaan) کہا جاتا ہے اور جو قریباً پادری کے درجہ کا ہی ہوتا ہے سے ملاقات ہو گئی اور باتوں باتوں میں اسلام پر بحث چھڑ گئی۔ پادری صاحب کو جب یہ علم ہوا کہ یہ شخص اسلام کی طرف زیادہ مائل ہے تو انہوں نے بحث کرنے کے لئے چیلنج کیا جسے ہمارے ڈچ نومسلم مسٹر عمر نے فوراً منظور کر لیا۔ اور ہیگ آکر مکرم جناب حافظ صاحب انچارج مشن ہالینڈ کو اطلاع کر دی۔

مورخہ ۲۷ اکتوبر کی شام کو ایک میٹنگ کا انعقاد ہوا۔ لوگوں کے جمع ہونے کے بعد بحث کا آغاز ہوا۔ اس بحث سے پادری صاحب کا تو مقصد یہ تھا کہ مسٹر عمر کو اسلامی خیالات اپنانے سے باز رکھا جائے مگر ان کو اپنی اس کوشش میں ناکامی ہوئی۔ رات گئے بحث کا اختتام ہوا۔

کانفرنس واسنار میں اسلام کی نمائندگی

۱۰ اکتوبر کو بھی اسی جگہ تبلیغ اسلام کا ایک اور عمدہ اور زریں موقعہ میسر آیا۔ آزاد خیال عیسائیوں کے مختلف مکاتیب فکر کی ایک تنظیم نے ایک مذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا۔ چنانچہ دنیا کے اہم مذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا۔ چنانچہ دنیا کے اہم مذاہب کے عنوان سے اسلام عیسائیت اور بدھ ازم پر تقاریر کروائی گئیں۔ ہر لیکچر پندرہ دن کے وقفہ پر ہونا تھا۔ سب سے پہلا موقع اسلام پر تقریر کا تھا۔ چنانچہ اس کے لئے مکرم جناب انچارج صاحب مشن ہالینڈ سے درخواست کی گئی۔ آپ نے مقررہ تاریخ پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اسلام کی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حیات طیبہ کے سنہری واقعات سے حاضرین کو مطلع کیا۔ نیز قرآن کریم اور احادیث نبویہ کا فرق بیان کرتے ہوئے قرآن مجید اور بائیبل کے فرق کو واضح فرمایا اور جمع حدیث کا مضمون بیان کرتے ہوئے آپ نے ان کے جمع کرنے کے محتاط طریق کو بیان فرمایا اور بتلایا کہ جس رنگ میں اسلام کی تعلیم عقلی اور نقلی ثبوت کے ساتھ خالص ثابت ہوتی ہے ہم کسی اور نبی کی تعلیم کو ایسی صاف اور شفاف حالت میں نہیں پاتے بلکہ بعض کے متعلق ہمیں کوئی ثبوت ہی نہیں ملتا کہ آیا یہ کسی نبی نے تعلیم دی بھی تھی یا نہیں۔ آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ کی تاریخ سے جملہ حاضرین کو آگاہ کرتے ہوئے اس کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ چنانچہ اس کے ذریعہ طبقہ امراء میں اسلام کا پیغام پہنچا۔ حاضری تین صد کے قریب تھی۔

مجالس علمیہ

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ بارہ علمی مجالس مشن ہاؤس میں منعقد ہوئیں۔ جن میں سے چھ میں صرف ممبران کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر پروگرام مرتب کیا گیا۔ چنانچہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ کے درس کے علاوہ ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں سے ڈچ زبان میں ترجمہ کر کے بھی پڑھ کر سنایا جاتا رہا۔

باقی مجالس علمیہ میں احباب جماعت کے علاوہ دیگر اصحاب کو بھی شمولیت کا موقع دیا جاتا رہا۔ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے مکرم جناب حافظ صاحب قرآن مجید کے خاص خاص مضامین پر تقریر فرماتے۔ روایات قرآنیہ کی تفسیر بیان کرتے۔ بعدہٗ خاکسار احادیث نبویہ کا درس دیتا اور جماعت کے دیگر ممبران سے کوئی ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ترجمہ شدہ مضمون پڑھ کر سناتا۔ (باقی)

اعلان لجنہ اماء اللہ
برائے ناصرات الاحمدیہ

تمام لجنات پیشگوئی مصلح موعود کے امتحان کے لئے ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کو تیاری کروائیں۔ پرچے جلد از جلد بھجوا دیئے جائیں گے اس سے قبل لڑکیوں سے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ایک مضمون لکھوایا جاتا تھا۔ لیکن اب چند سوالات پر مشتمل پرچہ بھجوا دیا جائے گا جس کو حل کروا کر پرچے سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کو دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔

جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

تزوّجوا الولود الودود

ایسی عورتوں کے ساتھ شادی کرو۔ جو زیادہ اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

اس وقت پاکستان کے ایک طبقہ میں برتھ کنٹرول یعنی تحدید نسل کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ میں نے اس کے متعلق ایک مختصر سا رسالہ "خاندانی منصوبہ بندی" کے نام سے لکھا ہے۔ جس میں زیادہ تر اسلامی تعلیم کی روشنی میں اور کسی قدر اقتصادی اور سیاسی نکتہ نگاہ سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ سے یہ رسالہ منگوا کر اسے خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں اور ملنے والوں کو بھی پڑھائیں۔ تا کہ کسی وقتی رَو میں بہہ کر کوئی غلط قدم نہ اٹھایا جائے۔ جو بعد میں قومی نقصان اور ندامت کا موجب ہو۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ ہماری حکومت کی طرف سے اس معاملہ میں کوئی پابندی نہیں۔ بلکہ وہ مخلصانہ جرح و تعدیل کو پسند کرتی ہے۔

بے شک اس مسئلہ کے بعض پہلو بظاہر کچھ الجھے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن ہماری جماعت جو ایک بالکل نوزائیدہ جماعت ہے اور اپنی قومی زندگی کے بالکل ابتدائی مراحل میں سے گذر رہی ہے اس کے لئے تو بہر حال ہمارے آقا حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی مبارک ارشاد حقیقی مشعلِ راہ ہے کہ:-

تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ (حدیث نبوی)

"یعنی اے مسلمانو! تم ایسی عورتوں کے ساتھ شادی کیا کرو۔ جو زیادہ اولاد پیدا کرنے والی اور اپنے خاوندوں کے ساتھ محبت کرنیوالی ہوں تا کہ تمہارے گھروں میں برکت اور راحت کا ماحول پیدا ہو۔ اور میں تمہاری کثرت پر فخر کر سکوں"

پرانی اور دیر سے قائم شدہ قوموں کو تو شاید برتھ کنٹرول اور تحدید نسل کا طریق اتنا نقصان نہ دے۔ مگر ایک نئی قوم اور اٹھتی ہوئی جماعت کے لئے تحدید نسل کا طریق تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ پس سوائے اشد طبّی ضرورت کے جبکہ مثلاً ماں کی زندگی خطرہ میں ہو۔ احمدی جماعت کے افراد کو برتھ کنٹرول سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ البتہ دو ولادتوں کا درمیانی عرصہ قرآنی ہدایت کے مطابق مناسب طور پر لمبا کیا جا سکتا ہے۔

رزق کی تنگی کا سوال بے شک بعض لوگوں کو پریشان کرتا ہو گا۔ مگر حق یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے رزق کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور رزق کی تنگی اکثر صورتوں میں انسان کی اپنی ہی غلطی کے نتیجہ میں پیش آیا کرتی ہے جبکہ وہ یا تو پوری توجہ اور محنت سے کام نہیں لیتا۔ اور یا اپنی آمد کو غیر ضروری کاموں میں خرچ کر دیتا ہے اور یا دوسروں کی نقالی میں اپنے پاؤں حدِ اعتدال سے زیادہ پھیلا دیتا ہے۔ ورنہ عام حالات میں قرآن مجید کا یہ ارشاد بڑی گہری صداقت پر مبنی ہے۔ کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

پھر ہمارے دوستوں کو یہ بات بھی ہرگز نہیں بھولنی چاہیئے کہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کو حالات کی مجبوری یا اپنی ذاتی بے توجہی یا غفلت کی وجہ سے تبلیغ کے ذریعہ سے خدمت دین کا موقعہ نہیں ملتا۔ لیکن اگر وہ اپنی نسل کی ترقی کے ذریعہ حقیقی اور مجاہد مسلمان پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ان کا یہ فعل بھی گویا ایک طرح تبلیغ کا رنگ رکھے گا اور خدا کے نزدیک بڑے ثواب کا موجب ہو گا۔ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی۔

پس دوست اس رسالہ کو جس کا نام "خاندانی منصوبہ بندی" ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ سے منگوا کر خود بھی پڑھیں اور دوسروں میں بھی تقسیم کریں۔ اور دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس کے اچھے نتائج پیدا کرے۔ اور اگر اس مضمون میں کوئی امر مزید وضاحت کا متقاضی ہے۔ تو اس کی بھی توفیق عطا فرما دے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲/۲/۶۲

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ہفتہ تحریک وصیّت

مورخہ ۸ تا ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء

نظام وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی قائم کردہ ہے۔ اور اس نظام کو حضور نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت قائم اور جاری فرمایا ہے۔ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے علاوہ تقویٰ وطہارت اور عملی و اعتقادی پاکیزگی کے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ اپنی جائیداد اور اپنی ماہوار یا سالانہ آمدنی کے جس پر ان کا گذارہ ہو دسویں حصے سے لے کر تیسرے حصے تک کی وصیت "ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن وکتب دینیہ اور دیگر مصارف ضروریہ کے لئے کریں۔

چنانچہ فرمایا:۔

"خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں" (الوصیت)

پھر فرمایا:۔

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں (الوصیت)

اور پھر فرمایا:۔

"اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر اُن کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کا لانا متعذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسا ہی ہو گا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور جائز ہو گا کہ ان کی یادگار میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر یہ واقعات لکھے جائیں۔"

(ضمیمہ الوصیت)

غرض یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اور احسان ہے جو اس نے اپنے ان بندوں پر نازل فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقۂ بیعت میں شامل ہیں اور حضور کے تمام دعاوی پر صدق وصفا کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ اس وقت اکناف عالم میں حضور کے متبعین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں مگر وصیت کرنے والے ساڑھے پندرہ ہزار سے کچھ ہی زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر غیر موصی احمدی مرد اور عورت کے لئے غور اور فکر کرنے والی ہے کہ وہ کیوں اس وقت تک نظام وصیت سے باہر ہے اور کیوں اس نے وصیت نہیں کی۔ لاکھوں کی جماعت سے اس وقت تک ساڑھے پندرہ ہزار موصیوں کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ شاید جماعت کے ذمہ دار اراکین اور امراء اور صدر صاحبان نے مسئلہ وصیت کی اہمیت کو پورے طور پر جماعت کے سامنے نہیں رکھا ورنہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہنے میں تذبذب اور تامل اختیار کرے۔ اسی خیال کے ماتحت مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۵۵ء میں موصیوں کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ

۱۔ سال میں ایک ہفتہ تحریک وصیت منایا جائے۔

۲۔ امراء وصدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پُر زور تحریک کریں۔

۳۔ جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے۔

اس فیصلہ کے مطابق گذشتہ پانچ سالوں سے "ہفتہ تحریک وصیت" منایا جا رہا ہے۔ اور اس سال بھی اس تحریک کے لئے مارچ کا دوسرا ہفتہ (۸ تا ۱۴ مارچ) مقرر کیا جاتا ہے اس ہفتہ میں ہر موصی اور ہر عہدیدار مقامی جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ وصیت کی غرض وغایت اور برکات وفوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کرا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پر زور تحریک کریں اس سلسلہ میں جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے مجلس کارپرداز یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "الوصیت" اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "نظام نو" کے مضامین سے ہر موصی اور غیر موصی کو یکساں طور پر واقف کرا دیں تاکہ ہفتہ تحریک وصیت میں عملی جدوجہد ہو سکے۔ عملی جدوجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

اوّل۔ غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے۔ خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس تحریک کا اصل مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن اور امداد بیوگان و یتامیٰ ہے، نہ کہ محض اموال کا جمع کرنا۔ لیکن ہم اپنے ان فرائض سے کما حقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک کہ متمول اور صاحب جائداد احباب نظام وصیت میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ان فرائض کو بجا لانے کے لئے نہ صرف متوسط الحال اصحاب کو ہی بلکہ خوشحال اور صاحب حیثیت احباب کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زور سے ترغیب وتحریص دلائی جائے

دوم: حصہ آمد اور حصہ جائداد کے نئے اور پرانے موصیوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں۔ یعنی حسب توفیق $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$ کی اور $\frac{1}{9}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کی وصیت کریں وعلیٰ ھذا القیاس $\frac{1}{3}$ تک۔

سوئم۔ جن احباب کی وصایا بوجہ بقایا دار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں ان کو سمجھایا جائے کہ وہ حسب قاعدہ بقائے ادا کر کے اپنی وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کریں

چہارم۔ اگرچہ قاعدہ یہی ہے کہ منقولہ جائداد کی وصیت کا حصہ بھی موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں۔ لیکن ترغیب دلائی جائے کہ منقولہ جائداد (مثلاً مستورات کے زیور اور مہر نقد روپیہ) کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دیں۔

پنجم۔ حصہ آمد کے موصی احباب پر سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے کہ وہ آمد کا ماہوار حصہ شرح صد اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے مقررہ بجٹوں کو پورا کریں۔ اور اسکے ساتھ ہی اگر ان کے ذمہ سالہائے گذشتہ کا کچھ بقایا ہو تو اسے بھی جلد ادا کرنے کی فکر کریں خواہ وہ مالی سال کے اختتام سے قبل یکمشت ادا کریں اور خواہ ناموافق حالات کی صورت میں مجلس کارپرداز سے منظوری لے کر مناسب اور معقول اقساط کے ساتھ اپنا حساب صاف کریں۔

جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے بھی یہ گذارش ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں انکی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں انکی اطلاع ۱۴ مارچ کے معاً بعد بہت جلد دفتر وصیت کو دیکر ممنون فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں (خاکسار قاضی عبدالرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

تبلیغِ اسلام کی غرض سے امریکہ روانہ ہونے پر

آغاز تو روشن ہے انجام بھی روشن ہو
اس صبحِ سعادت کی اب شام بھی روشن ہو

کیا شانِ سعادت ہو کیا لطف ہو جب سالک
بے مثل ہو کام اپنا اور نام بھی روشن ہو

(امین اللہ خان سالک)

درخواست دُعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ کی طبیعت کچھ دنوں سے ضعف اور بلڈ پریشر کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

بابرکت تقریب پر دُعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں:-

یوم مصلح موعود ایسی بابرکت تقریب پر ایسے مجاہدین تحریک جدید کا چندہ ۲۰/۲ سے پہلے سو فیصدی ادا ہو چکا ہو گا کے اسماء سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے انشاء اللہ پیش کئے جائیں گے جملہ احباب مطلع رہیں۔ اور اپنا اپنا چندہ فروری کے پہلے ہفتہ میں ادا فرمانے کی کوشش فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تحریک جدید کے کام پر ایک نظر —— کارڈ آنے پر مفت:-

وکالت مال تحریک جدید نے کتابی سائز کا ایک چھ ورقہ پمفلٹ بعنوان بالا شائع کروایا ہے۔ جس کے ٹائیٹل پیج پر نقشۂ عالم رنگین اور متعدد تصاویر ہیں۔ ایک مختصر سی نشست میں یہ پمفلٹ تحریک جدید کی مساعی بسلسلہ اشاعت اسلام سے متعارف کرا دیتا ہے۔ اسی مضمون کا خلاصہ انگریزی زبان میں بھی بعنوان ذیل شائع کروایا گیا ہے۔ کارڈ آنے پر یہ دو نو پمفلٹ مفت بھجوا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

The Achievement of Tahrik-i-Jadid

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دورہ انسپکٹر وصایا

سید ولائیت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو مورخہ ۸/۲ سے تا ضلع منٹگمری اور ضلع ملتان کی جماعتوں کے دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ جملہ عہدیداران و احباب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر شاہ صاحب موصوف سے فرائض کی ادائیگی میں تعاون فرما کر ممنون فرما دیں۔

شاہ صاحب کا کام نئی وصایا کی تحریک کے علاوہ وصیت سے متعلق تمام امور کی تکمیل کرانا ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ پین

محترم ناظم صاحب مال وقف جدید کا پین جو پارکر کا پرانا ماڈل۔ سیاہ رنگ کا۔ عام پینوں سے بڑے سائز کا اور زیادہ موٹا تھا۔ عرصہ قریباً ۴ سال سے ان کے پاس چلا آتا تھا۔ ایام جلسہ میں دفتر سے غائب ہو گیا ہے اگر غلطی سے کسی صاحب کے پاس رہ گیا ہو۔ تو براہ مہربانی واپس فرما کر ممنون فرما دیں۔ یا اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو بھی مطلع فرما دیں۔ نوٹ:- ۵/- روپے انعام دیا جائیگا۔

(خاکسار:- (صوفی) خدا بخش عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید)

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنجاہ و چوکنانوالی نے اطلاع دی ہے۔ کہ مسمی رحمت خانصاحب ولد بوٹا ساکن چوکنانوالی ضلع گجرات مسمی غلام احمد صاحب ولد رحمت خانصاحب کے والد ہیں۔ اور یہ کہ غلام احمد صاحب مذکور حصہ دار اراضی اسلام آباد۔ اسٹیٹ سندھ عرصہ دس سال سے مفقود الخبر ہے۔ لہٰذا اس کے حصے کی رقم مبلغ تین صد روپے اس کے والد مذکور کو ملنی چاہیئے اس درخواست پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات مسمی عمر دین صاحب کے بھی دستخط ہیں۔ سو اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم غلام احمد صاحب ولد رحمت خان صاحب اگر یہ اعلان پڑھیں تو وہ اپنے موجودہ پتے سے اطلاع دیں۔ اور اگر کوئی دوست ان کے متعلق علم رکھتے ہوں تو وہ اطلاع دیں۔ ایسی اطلاع کا ایک ماہ تک انتظار کر کے درخواست مذکورہ کا فیصلہ کر دیا جائیگا

(ناظم دارالقضاء)

یہ نقدی کس کی ہے

مبلغ ۲۲/- روپے ایک رومال میں بندھے ہوئے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قریب سے ملے ہیں۔ جن صاحب کے ہوں۔ پتہ نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔

سعید احمد غازی معلم وقف جدید حال دفتر وقف جدید ربوہ)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس وقت مندرجہ ذیل چار مالی تحریکات ہیں۔ ان کی شرح اسقدر قلیل ہے کہ چندہ کی ادائیگی کسی رکن پر بھی بار نہیں ہو سکتی۔

چندہ مجلس :-	نصف پائی فی روپیہ ماہانہ آمد پر
چندہ سالانہ اجتماع :-	بارہ آنے سالانہ فی رکن
" اشاعت لٹریچر:-	ایک روپیہ سالانہ
" تعمیر دفتر :-	حسب توفیق

(برائے قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بیرونی ممالک میں ملازمت اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں، وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہوگی :-

(۱) بی۔ اے فرسٹ ڈویژن یا مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں ایم۔ اے سکینڈ ڈویژن انگلش فرنچ۔ لاطینی فزکس جغرافیہ۔ ریاضی۔ کیمسٹری۔ بیالوجی اور ہسٹری۔

(۲) ایم۔ اے ریاضی اور ایم۔ اے فزکس کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) پانچ سالہ تجربہ ضروری ہے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

داخلہ کیڈٹ کالج پٹارو۔ ضلع دادو

داخلہ نفتھ سٹینڈرڈ (انگلش) برابر آٹھویں کلاس ۲۵/۶ کو حیدر آباد میں فیس قریباً ۱۸۰۰/- (اٹھارہ سو) سالانہ۔ وظائف قابلیت و سرپرست کی مالی حالت کے مد نظر ہیں امتحان فورتھ سٹینڈرڈ یا جماعت ہفتم کے برابر امتحان تحریری انگلش و ریاضی۔ ٹسٹ ذہانت میڈیکل ٹسٹ۔ انٹرویو سلیکشن بورڈ۔

شرائط:- عمر ۱/۶ کو ۱۱½ تا ۱۳½

فارم ہائے درخواست و پراسپکٹس بذریعہ کیڈٹ کالج پٹارو ضلع دادو آٹھ آنے کا ٹکٹ والا لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ آخری تاریخ برائے درخواست بنام پرنسپل گورنمنٹ کیڈٹ کالج پٹارو ۳۱/۳

(پ۔ ٹ ۷/۲)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا بچہ عزیز محمد اقبال کوہاٹ میں کمیشن کے آخری امتحان میں شامل ہو رہا ہے احباب سے درخواست ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

(ملک سوندھا خاں اڈہ طارق ٹرانسپورٹ ربوہ)

۲۔ میرے بڑے بھائی جان ایک لمبا عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت یابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (عنایت اللہ کراچی)

۳۔ میری لڑکی نے مڈل ورنیکلر فائینل کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔

بشیر احمد عباس پور)

۴۔ میں محکمانہ امتحان دینے والا ہوں۔ بزرگان سلسلہ میری کامیابی کے لئے دُعا کریں۔

خاکسار:- محمد شفیع کلرک واہ چھاؤنی)

ولادت

میرے بھانجے قاضی خورشید عالم قریشی صاحب مہت پور کوروال ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳/۱۴ جنوری کی درمیانی شب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازی عمر اور صالح ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(قریشی محمد صادق محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

اُمیدوار نائب تحصیلداران

ضرورت راولپنڈی ڈویژن (بشمول اضلاع کیمبل پور و میانوالی)

شرائط:- انٹرمیڈیٹ۔ ۱/۶ کو عمر ۲۱ تا ۲۵

درخواست بنام اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر ۱۵/۲ تک معہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ منجانب پرنسپل و دو مزید ذمہ دار اشخاص نیز ڈاکٹری سرٹیفکیٹ

(پ۔ ٹ ۴/۲)

تجارتی اور اقتصادی میدان میں گہرا تعاون ہونا چاہیئے

کراچی پہنچنے پر فن لینڈ کے وزیر اعظم کا بیان

کراچی ۱۰ فروری:۔ مسٹر سکسے لینن وزیر اعظم فن لینڈ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ پاکستان اور فن لینڈ کے درمیان تجارتی اور اقتصادی میدان میں گہرا تعاون ہونا چاہیئے۔ مسٹر سکسے لینن نے کل تیسرے پہر کراچی پہنچ کر ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ صدر ایوب خان سے میری جو ملاقات ہونے والی ہے۔ اس میں عام نوعیت کے امور پر تبادلۂ خیالات کیا جائیگا

وزیراعظم فن لینڈ نے کہا "پاکستان میں میرا یہ خیرسگالی کا دورہ ہے۔ اور اس کی غرض وغایت یہ ہے۔ کہ میں پاکستانی لیڈروں اور پاکستانی عوام سے متعارف ہو جاؤں۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا فن لینڈ چھوٹا سا ملک ہے۔ اور اس پوزیشن میں نہیں کہ دوسرے ملکوں کے بڑے بڑے منصوبوں میں سرمایہ لگا سکے۔ البتہ میرا ملک ماہروں اور ٹیکنیکل افراد کے تبادلے کے لئے تیار ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اس سے پاکستان کو اچھا خاصا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

آپ نے کہا پاکستان اور فن لینڈ اتنی دوری کے باوجود پڑوسی ہیں۔ ان کے درمیان صرف ایک ملک روس حائل ہے۔ آپ نے کہا یہ پہلا موقع ہے کہ فن لینڈ کا کوئی ذمہ دار افر پاکستان آیا ہے۔ یہ ویسا ہی دورہ ہے۔ جیسا سویڈن کے وزیراعظم نے کچھ عرصہ پیشتر کیا تھا۔ آپ نے کہا میرا ملک پاکستان سے تجارتی اور اقتصادی تعاون بڑھانے کا خواہاں ہے۔ اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے جلد ہی پاکستان میں کمرشل سیکرٹری) مقرر کر دیگا۔ آپ نے بین الاقوامی سطح پر دونوں ملکوں کے تعاون کا بھی ذکر کیا اور کہا ہو سکتا ہے۔ کسی مسئلہ کو حل کرنے میں دونوں کا طریقہ مختلف ہو لیکن نتیجہ ہمیشہ ایک جیسا رہا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں بین الاقوامی امن اور تعاون کے خواہاں ہیں۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا فن لینڈ کا کسی ملک سے کوئی جھگڑا نہیں آپ نے ایک اور اخبار نویس کو بتایا کہ فن لینڈ اور پاکستان میں ایک تجارتی معاہدہ موجود ہے۔ اور ماضی میں دونوں ملکوں میں کچھ تجارت ہوئی بھی ہے۔ فن لینڈ کی طرف سے مشرقی پاکستان کے کاغذ سازی کے ایک کارخانے کے لئے کچھ مشینری فراہم کی گئی تھی۔ اور وہ مستقبل میں بھی اسی قسم کی خدمات پر آمادہ ہو سکتا ہے آپ نے کہا فن لینڈ ہر اس چیز کی خریداری کے لئے تیار ہے۔ جس کی پاکستان کی طرف سے پیش کش کیجائے

جب مسٹر وی جے سکسے لینن وزیراعظم فن لینڈ پاکستان کے چار روزہ سرکاری دورے پر کراچی پہنچے تو لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر خوراک وزراعت نے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کیا۔ اور کابینہ کے ارکان، سفارتی نمائندوں اور سرکاری افسروں سے تعارف کرایا۔ جو اس وقت ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ پاکستانی فوج کے ایک دستے نے وزیراعظم فن لینڈ کو گارڈ آف آنر پیش کیا وزارت خارجہ کے ایک افسر مسٹر رحیم وزیراعظم فن لینڈ کے ہمراہ آ گئے ہیں۔ وزیراعظم فن لینڈ اور ان کی پارٹی کے ارکان ہوائی اڈے سے موٹر کے ذریعے سرکاری مہمان خانے پہنچے۔ وہ کراچی کے دو روزہ قیام میں صدر محمد ایوب خان اور کابینہ کے وزیروں سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ وہ کراچی میں جہاز سازی کا کارخانہ کورنگی کی نئی بستی اور بعض دوسرے مقامات دیکھیں گے۔ جمعہ کو ایک دن کے لئے لاہور جائیں گے۔ جہاں وہ تاریخی مقامات کی سیر کریں گے۔ بعد میں وہ ہفتے کو عازم دہلی ہو جائیں گے:۔

دکانوں کا نیلام ۲۹ فروری تک مکمل ہو جائیگا

حیدر آباد ۱۰ فروری:۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے کہا ہے۔ کہ مقامی افراد کے قبضے میں جتنی بھی متروکہ دکانیں ہیں۔ مغربی پاکستان بھر میں ان کا نیلام ۲۹ فروری سے پہلے مکمل ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ صرف نیلام کے ذریعے ہی محکمۂ سیٹلمنٹ کو اتنی آمدنی ہو سکتی ہے۔ کہ معقول معاوضہ فنڈ قائم کیا جا سکے سید ہاشم رضا نے بتایا کہ اس فنڈ سے صرف ان دعویداروں کو معاوضہ ادا کیا جائیگا۔ جو کوئی متروکہ املاک حاصل نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے کہا اگر مقامی افراد کو مقبوضہ دکانیں مالیت کی تشخیص کی بنا دپر انہی لوگوں کو منتقل کر دی جائیں۔ تو معاوضہ فنڈ میں جتنی رقم اب متوقع ہے۔ اس کی ایک تہائی رقم بھی بمشکل جمع ہو سکے گی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے مقامی احباب کو مشورہ دیا کہ وہ نئی کالونیوں میں منتقل ہو جائیں وہاں پلاٹ خریدیں۔ اور تین سال کے عرصے میں دکانیں تعمیر کر لیں یہ دکانیں جدید طرز کی ہوں گی۔ اور تجارتی مقاصد کے لئے زیادہ موزوں ہوں گی۔ آپ نے حکومت کے اس عزم کا اعادہ کیا کہ مقامیوں کی مقبوضہ تمام دکانیں جلد از جلد نیلام کر دی جائیں گی۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے مزید بتایا کہ حیدر آباد اور خیرپور ڈویژنوں میں اکیس ہزار چھ سو یونٹ دعویداروں کو منتقل کئے جا چکے ہیں۔ اور اب یہاں سولہ ہزار مکان ایسے ہیں۔ جنہیں قرعہ اندازی کے ذریعے منتقل کیا جائے گا۔ سید ہاشم رضا نے مزید کہا کہ ان دونوں ڈویژنوں میں مقامیوں کو مقبوضہ سترہ ہزار چار سو پینتالیس دکانوں کا نیلام ابھی باقی ہے۔

"مشترکہ دفاع کی صورت میں امریکہ بھارت اور پاکستان کی اقتصادی امداد بڑھا دیگا"

"امن عالم برقرار رکھنے کیلئے تنازعہ کشمیر کا تصفیہ ضروری ہے" (سینیٹر وائلی)

واشنگٹن ۱۰ فروری:۔ امریکی سینیٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی کے ایک ممتاز ری پبلیکن رکن مسٹر الیگزینڈر وائلی نے ہندوستان اور پاکستان کے مشترک دفاع کے متعلق صدر ایوب کی تجویز کی پرزور حمایت کی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر مشترک دفاع کی صورت پیدا ہو گئی تو امریکہ دونوں ملکوں کو مزید اقتصادی امداد دینے پر آمادہ ہو جائے گا:

سینیٹر الیگزینڈر وائلی نے ایک پریس انٹرویو کے دوران بتایا کہ صدر آئزن ہاور نے اپنے حالیہ دورہ ہند و پاکستان میں صدر ایوب اور پنڈت نہرو کے ساتھ مشترک دفاع کے مسئلہ پر گفتگو کی تھی اور دونوں ملکوں کے لیڈروں پر یہ واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ وہ اپنے اختلافات سلجھا کر دوستانہ انداز میں مشترک دفاع کے مسئلے پر غور کریں۔

سینیٹر الیگزینڈر وائلی سے پوچھا گیا۔ کہ آخر یہ مشترک دفاع کا مسئلہ صدر آئزن ہاور کے نقطۂ نظر سے کامیاب ہونے کا کہاں تک امکان رکھتا ہے۔ سینیٹر وائلی نے جواب دیا کہ اس مسئلہ پر میری صدر آئزن ہاور سے مزید گفتگو نہیں ہوئی آپ نے مزید کہا "جہاں تک مسئلہ کشمیر کا تعلق ہے۔ دونوں ملکوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی سفارشات کو مان کر اس جھگڑے کا تصفیہ کر لیں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ کشمیر کے مسئلے کو کھٹائی میں رکھنے سے امن عالم کو شدید خطرہ پہنچے گا۔ اس لئے امن عالم کو برقرار رکھنے کے لئے لازمی ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کشمیر کے متعلق اپنے اختلافات حل کریں

سینیٹر وائلی نے چار فروری کو سینیٹ میں ایک قرارداد بھی پیش کی ہے۔ جس میں صدر آئزن ہاور کی انتظامیہ پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایشیاء میں غیر اشتراکی ملکوں کے درمیان دفاع اور اقتصادی رابطے کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق چین کی صنعتی اور زراعتی ترقی کے پیش نظر صدر آئزن ہاور کی انتظامیہ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے اقتصادی امداد میں پچاس فیصدی اضافہ کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ پاکستان اور فارموسا کے لئے اقتصادی امداد میں اضافہ کر دیا جائے۔ اس فیصلہ پر صدر آئزن ہاور کے حالیہ دورہ کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ دریں اثنا یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور کی انتظامیہ دو ہفتوں کے اندر اندر امریکی کانگرس کے سامنے دریائے سندھ کے ترقیاتی منصوبے میں شامل ہونے کے لئے اقتصادی امداد کی تجویز پیش کریگی۔ اگرچہ انتظامیہ کو دریائے سندھ کے پراجیکٹ کی تکمیل میں مدد دینے کے لئے کانگرس کی منظوری کی ضرورت قانونی طور پر نہیں ہے۔ لیکن افسروں کی رائے یہ ہے۔ کہ اگر کانگرس نے منظوری دیدی تو آئندہ سالوں میں امداد کے سلسلے میں تواتر قائم رہے گا۔ امریکی حکومت کے ماہرین اقتصادیات کی رائے ہے کہ حال ہی میں پاکستان نے اپنے اقتصادی مسائل کو حل کرتے میں جو مستعدی دکھائی ہے، اس سے امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان اقتصادی طور پر کامیاب ہو سکیں گے اور اس لحاظ سے وہ ایشیاء میں جمہوریت کی ایک نمایاں مثال بن جائیں گے:

اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کا بیان

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ اکالی دل کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے چندی گڑھ میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ صورت میں بھارت کی مرکزی حکومت نے صوبوں کی تشکیل میں لسانی بنیادوں اور اصولوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ سکھوں کے پنجابی صوبے کے مطالبہ کو نظر انداز کر دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

انہوں نے اپنی تقریر میں پنجابی صوبے کے قیام کو ناگزیر قرار دیا۔ ماسٹر تارا سنگھ نے پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر پنجابی صوبے کے قیام کے متعلق استصواب کرایا جائے تو بھی مشرقی پنجاب کے وزیر اور ماسٹر تارا سنگھ کے سیاسی حریف گیانی کرتار سنگھ مطالبے کی حمایت کریں گے۔ ماسٹر جی نے کہا کہ اکالی دل کے مطالبہ پنجابی صوبہ کو سکھوں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔

شاہ حسین کی ریاض کو روانگی

عمان ۱۰ فروری کے شاہ حسین اپنے ذاتی طیارہ میں ریاض روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ شاہ سعود سے بات چیت کریں گے معلوم ہوا کہ اس ملاقات میں عرب سربراہوں کی ملاقات کے امکان کا جائزہ لیا جائے گا۔ اردن کے وزیر اعظم بھی ان کے ہمراہ ریاض روانہ ہو گئے ہیں

امن اور غیر ملکی امداد ہمیں پچیس سال تک خود کفیل بنا دے گی

آئی سی اے کی کانفرنس میں صدر ایوب کا اعلان

کراچی ۱۱ فروری۔ صدر پاکستان نے کہا ہے کہ اگر پاکستان کو امن و سکون ملا اور ضرورت کے مطابق اندرونی اور بیرونی وسائل حاصل رہے تو وہ اگلے پچیس تیس سال میں ہر میدان میں خود کفیل ہو جائے گا صدر مملکت کل بین الاقوامی تعاون کے امریکی ادارے کے سات روزہ سالانہ کانفرنس کا افتتاح کر رہے تھے۔

صدر ایوب نے کہا پاکستان کے سامنے سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے اور ملک کے وسائل کو ترقی دی جائے آپ نے کہا پاکستان اپنے دوستوں کا بوجھ نہیں بننا چاہتا اگر وہ صرف اپنے وسائل سے کام لے تو اس صورت میں اسے مقصد کے حصول کے لئے ساٹھ ستر سال کا عرصہ درکار ہوگا۔ لیکن عوام اتنے طویل عرصے تک منتظر رہنے کے خلاف ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی توقعات جلد پوری ہوں۔

صدر نے اس امید کا اظہار کیا کہ امریکہ پر آزاد دنیا کے قائد کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں عاید ہیں وہ انہیں پوری کرے گا اور کم ترقی یافتہ ممالک معیار زندگی بلند کرنے میں ہر ممکن تعاون کرے گا۔ صدر نے اس توقع کا اظہار کیا کہ پاکستان امریکہ کی امداد سے مطلوبہ مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیگا آپ نے کہا اگر ہم امداد نہ ملنے کی وجہ سے اپنے حصول میں ناکام رہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم کمیونزم کے وسیع سمندر میں غرق ہو جائیں۔ اور یہ ایسا نتیجہ ہے جس کا ذہن میں لانا ہی بے حد ہولناک معلوم ہوتا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کا آل پاکستان انگریزی مباحثہ

(بقیہ صفحہ اول)

اور سوم انعامات کا حق دار قرار دیا گیا۔

مباحثہ کا آغاز ساڑھے چھ بجے کے بعد تعلیم الاسلام کالج ہال میں کالج یونین کے وائس پریزیڈنٹ عبداللہ ابوبکر آف صومالی لینڈ کی صدارت میں ہوا۔ آغاز کار کالج کے ایک طالب علم بشیر احمد نے قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی اور انگریزی میں اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں صدر مجلس نے شرکت کرنے والی ٹیموں کو خوش آمدید کہتے ہوئے جج صاحبان کا تعارف کرایا اور بتایا کہ سفارت خانہ امریکہ کے کلچرل آفیسر ڈاکٹر لیسٹر ڈبلرز مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن اور مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اس مباحثہ میں منصفی کے فرائض سرانجام دیں گے بعدہ کالج یونین کے سیکرٹری صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے مباحثہ کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ سب سے پہلے قائد ایوان محمود الیس گونٹے آف سیرالیون مغربی افریقہ نے تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے قرارداد کے حق میں ایک زوردار تقریر کر کے بحث کا آغاز کیا۔ ان کے بعد تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے حنیف سامی آف مشرقی افریقہ نے قرارداد کے خلاف ایک پر اثر تقریر کی۔ اس کے بعد لاء کالج کراچی لاء کالج لاہور نشتر میڈیکل کالج ملتان گورنمنٹ کالج راولپنڈی۔ گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا۔ پنجاب یونیورسٹی یونین اور ینگ سپیکرز یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقرروں نے قرارداد کے حق اور اس کی مخالفت میں تقاریر کیں۔

بحث کے اختتام پر صدر مجلس نے جب ایوان کی رائے معلوم کی تو ایوان نے قرارداد کے خلاف ووٹ دے کر بہت بھاری اکثریت سے اسے مسترد کر دیا۔ جج صاحبان کے فیصلے کے اعلان کے بعد جو ڈاکٹر لیسٹر ڈبلرز نے خود کیا مباحثہ اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

خاکسار کا بچہ ظفر احمد بعمر دس سال پانچ چھ روز سے بخار و کھانسی کی تکلیف سے بیمار ہے جملہ احباب خصوصاً بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے اس کی شفائے کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مشیر احمد

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

مغربی پاکستان میں ایک ہزار نئی صنعتی سوسائٹیوں کے قیام کی سکیم

ہر ضلع کی صنعتی یونین کا اپنا سیل ڈپو ہوگا!

لاہور ۱۱ فروری :- حکومت مغربی پاکستان نے چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے متعلق امداد باہمی کی پیش کردہ سکیم منظور کر لی ہے۔ یہ سکیم پاکستان کے پانچ سالہ منصوبے کا حصہ ہے۔ جس کے مطابق ایک ہزار نئی چھوٹی صنعتی سوسائٹیاں قائم کی جائیں گی۔

یہ سوسائٹیاں بیس اضلاع میں منظم کی جائیں گی۔ اور ان کا الحاق پاکستان کو اپریٹو مارکیٹنگ فیڈریشن سے کیا جائیگا۔ ۱۹۶۱-۶۲ء کے دوران ہر ضلعی یونین اپنا ضلعی ڈپو قائم کرے گی۔ اطلاع کے مطابق حکومت ہر ضلعی صنعتی یونین سے پچیس ہزار روپے کے حصے خریدے گی۔ پچیس ہزار روپے کے حصص ممبر خریدیں گے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ان یونینوں کو شوروم تعمیر کرنے کی غرض سے ساٹھ ہزار روپیہ پیشگی دیگی۔ جہاں تک انتظامیہ کا تعلق ہے۔ بیس سب انسپکٹر اور دس انسپکٹر ان سوسائٹیوں کی نگرانی کے لئے درکار ہوں گے۔ اس وقت صوبے میں ۱۳۲۸، انڈسٹریل کواپریٹو سوسائٹیز ہیں جن کی رکنیت ۸۸۱۶۵ ہے اور مجموعی سرمایہ ایک کروڑ انیس لاکھ روپیہ ہے۔ ان میں ۲۸ زنانہ انڈسٹریل سوسائٹیز ہیں۔ یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔ کہ پانچ سالہ منصوبے کے دوران ۵۰۰ مزید سوسائٹیاں قائم کی جائیں۔ حکومت ان سوسائٹیوں کو سامان و آلات خریدنے کے لئے امداد دے گی

دارالحکومت کی تعمیر کا عبوری منصوبہ

راولپنڈی ۱۱ فروری :- دارالحکومت کمشن کے صدر میجر جنرل یحییٰ نے کمشن کے اجلاس میں بتایا کہ آئندہ دو تین ماہ تک دارالحکومت کی تعمیر کا عبوری منصوبہ تیار ہو جائیگا۔ یہ کانفرنس میجر جنرل یحییٰ خاں کی صدارت میں کل شروع ہوئی ہے۔ اور اس میں تعمیرات کی یونانی فرم کے چیف پلینر ڈاکٹر ڈوکسیاڈز بھی شریک ہوئے۔ جنرل یحییٰ خاں نے کہا۔ دارالحکومت کے لئے جو علاقہ چنا گیا ہے۔ اس کے سارے حالات و کوائف کی تفصیلی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد تعمیری منصوبہ تیار کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ عوام کی اقتصادی ضروریات نیز ان کی سماجی خواہشات کو بھی ہر حالت میں مدنظر رکھنا پڑیگا۔ آپ نے کہا یہ ہرگز ارادہ نہیں کہ دارالحکومت کا کوئی ایسا منصوبہ تیار کیا جائے۔ جو پاکستان کے حالات و کوائف کے منافی ہو۔ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے

آپ نے ڈاکٹر ڈوکسیاڈز کی رپورٹ کا ذکر کیا جو انہوں نے دارالحکومت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تیار کی ہے۔ آپ نے کہا یہ سب کچھ ابتدائی تخیل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ امر یقینی نہیں کہ اسے منصوبے کا جزو قرار دیا جائیگا۔

روس کے دعوے پر امریکی ترجمان کا بیان

واشنگٹن ۱۱ فروری :- امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان مسٹر لنکن وائٹ نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ دنیا کے مسائل کو حل کرنے کے لئے خلائی کارناموں کی نہیں بلکہ خیر سگالی کے جذبات کی ضرورت ہے۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے انگلے روز اطالوی منسٹر گرونشی سے ملاقات میں لاف زنی کی تھی۔ کہ روس کا پرچم اب چاند پر لہرا رہا ہے۔ مسٹر وائٹ سے اس بیان پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ کرۂ ارض جن مسائل میں مبتلا ہے۔ انہیں چاند پر بھیجی جانے والی مشینیں نہیں بلکہ خیر سگالی کے جذبات رکھنے والے انسان ہی حل کر سکتے ہیں امریکہ کے محکمۂ خارجہ نے مشرقی جرمنی سے علیحدہ صلحنامہ اور دوسرے مسائل پر خروشیف کے بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا۔ ان کا رویہ سخت ہوتا جا رہا ہے۔